3.4- عدل و احسان

اس حصے کا دورانیہ 6 دن ہے (بشمول ہوم ورک کا کام)

یہ سبق پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- عدل و احسان کے معنی و مفہوم کے بارے میں جان سکیں۔
- قرآن و حدیث کی روشنی میں عدل و احسان کو سمجھ سکیں۔
- عدل کے اقسام کے بارے میں جان سکیں۔
- حیاتِ نبوی سے عدل و احسان کی مثالیں بیان کر سکیں۔

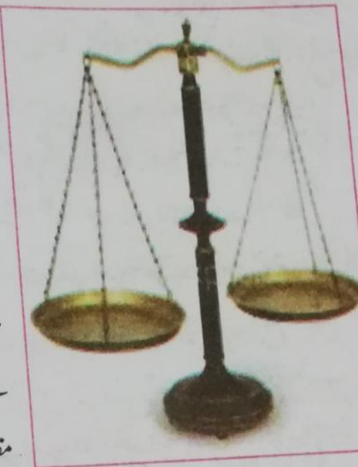

پڑھیں

عدل کا معنی و مفہوم

جو شخص جس چیز کا مستحق ہے وہ اسے دے دینا عدل کہلاتا ہے۔ اگر کوئی جزا کا مستحق ہے تو اسے مناسب جزا دینا اور اگر کوئی سزا کا مستحق ہے تو اسے مناسب سزا دینا عدل ہے۔ ہر کام کو اس کے موزوں وقت اور مناسب طریقے سے انجام دینا بھی عدل کہلاتا ہے۔ عدل سے مراد کسی شے کو اس کے اصل مقام پر رکھ دینا ہے۔ عدل کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ حق دار کو اس کا حق دے دیا جائے۔ یعنی حق دار کو اس کا حق دینا عدل ہے۔ عدل کے لغوی معنی ہیں سیدھا کرنا، برابر کرنا، توازن قائم کرنا یا کسی بوجھ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرنا۔

احسان کا مفہوم

احسان کے لغوی معنی "نیکی، اچھا سلوک اور مہربانی ہے" اصطلاح میں کسی کو اس کے حق سے زیادہ دینا احسان کہلاتا ہے۔ بھلائی کرنے والے کے ساتھ اس سے بڑھ کر بھلائی کرنا اور برائی کرنے والے کے ساتھ بھی بھلائی کرنا احسان کہلاتا ہے۔

عدل و احسان قرآن مجید کی روشنی میں

پوری کائنات کی بنیاد عدل پر قائم ہے یعنی اگر کائنات میں عدل و توازن باقی نہ رہے، تو پورا نظام کائنات درہم برہم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی اہم صفت "عادل" ہونا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بھی عادل ہے اور مخلوق کو بھی عدل و انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے۔

i. وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا (سورۃ الانعام: آیت نمبر ۱۱۵)

ترجمہ: "اور تمھارے پروردگار کی باتیں سچی ہیں اور انصاف میں پوری ہیں۔"

اسلام میں عدل و احسان کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انفرادی اور اجتماعی طور پر عدل، معاشی، معاشرتی، قانونی، سیاسی، غرضیکہ عدل کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ درج ذیل ارشاداتِ ربانی اس کی اہمیت کو خوب واضح کرتے ہیں:۔

ii ☆ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْن

ارشادِ ربانی ہے: "اور انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

iii. اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (سورۃ النحل: آیت نمبر ۹۰)

ترجمہ: "بے شک اللہ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔"

iv. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ (سورۃ المائدہ: آیت نمبر ۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں سے دشمنی کے عوض تم انصاف کو نہ چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو یہی تقویٰ کے قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے واقف ہے۔

vi ☆ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ

ترجمہ: اور تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے۔

v. وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (سورۃ البقرہ: آیت نمبر ۱۹۵)

ترجمہ: "اور احسان کرو بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

ان آیات مبارکہ سے ہمیں عدل و انصاف کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے چونکہ مصلحت پرستی کو نظر انداز کر کے انصاف کی بالادستی کو یقینی بنانا اہل ایمان کے لیے ضروری ہے اور ان قرآنی آیات سے یہی حکم ملتا ہے۔

عدل کی اقسام

بنیادی طور پر عدل کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ انفرادی عدل ۲۔ اجتماعی عدل

۱۔ انفرادی عدل

ایک کامیاب زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے، کہ انسان کے ہر کام میں اعتدال پایا جائے۔ جس طرح صحت مند رہنے کے لیے کھانے پینے کی اشیاء میں اعتدال ضروری ہے اسی طرح روحانی زندگی میں بھی اعتدال کا رہنا ضروری ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے یہ دنیاوی معاملات کے ساتھ ساتھ روحانی عبادات میں بھی میانہ روی اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جہاں اس نے عبادات کا حکم دیا ہے وہاں کسبِ حلال کو بھی انسانی فریضہ گردانا ہے۔

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) نے خود بھی عبادات میں میانہ روی اختیار فرمائی اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔ ایک دفعہ تین اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) نے عہد کیا۔ ایک نے کہا کہ مَیں ساری رات عبادت کیا کروں گا اور سویا نہیں کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور کبھی افطار نہیں کروں گا۔ اور تیسرے نے کہا میں نکاح نہیں کروں گا۔ آپؐ نے انھیں اس روش سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مَیں رات کو عبادت کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور مَیں نے عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے۔

۲۔ اجتماعی عدل

آپؐ نے اجتماعی زندگی کے لیے عدل و انصاف کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد آپؐ نے ایک باقاعدہ معاشرے کی بنیاد رکھی تو میثاق مدینہ کے ذریعے عدل و انصاف کو یقینی بنا کر ہی معاشرتی وحدت اور استحکام کی راہ ہموار کی۔ اس طرح عدل و انصاف ایک اعلیٰ معاشرے کی بنیادی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں بھی بار بار ظلم سے بچنے اور عدل و انصاف سے کام لینے کی تاکید کی گئی ہے۔

عدالتی امور میں بھی عدل و انصاف کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۖ (سورۃ البقرۃ: آیت نمبر ۲۸۲)

ترجمہ: "اور دستاویز لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے۔"

بعض اوقات عدالت میں گواہی دیتے وقت بہت سے لوگ انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں خصوصاً جب معاملہ اپنے رشتہ داروں کا ہو، یا خود اپنی ذات کا۔ اجتماعی عدل اسلامی معاشرے کا خاصہ ہے۔

عدل وانصاف اور اسوۂ نبوی

آپؐ بہت زیادہ عدل واحسان کرنے والے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ غیر مسلم اپنے معاملات میں انصاف کے لیے آپؐ کے پاس آتے تھے۔ اسلام میں عدل کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں فیصلہ مذہب وقبیلہ، رنگ ونسل، امیری اور غریبی کی بنیاد پر نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کی تعلیمات کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ انصاف کے معاملے میں سب کے سب انسان برابر ہیں چاہے کوئی مجرم ہو یا امیر، فقیر ہو یا مسکین، بڑے گھرانے سے تعلق رکھتا ہو یا چھوٹی ذات کا ہو، عدل وانصاف کے پلڑے میں سب برابر ہیں۔

ایک دفعہ قریش کی ایک معزز خاتون نے چوری کی۔ معاملہ آپؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپؐ نے ہاتھ کاٹنے کی سزا سنادی۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سفارش کرنا چاہی تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ "پہلی قومیں اسی لیے تباہ ہوئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور اگر کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تو اسے سزا دی جاتی" اس کے بعد فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کی جان ہے اگر فاطمہ بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) بھی چوری کرتی تو مَیں اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

اسی طرح ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا۔

"سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ میدانِ حشر میں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا۔ جب اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں سے پہلا عادل حکمران ہے۔" (سنن الترمذی، مسلسل حدیث نمبر ۲۳۹۱)

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں عدل وانصاف سے کام لیں تاکہ دنیا کے ساتھ ساتھ ہماری آخرت بھی سنور جائے۔ عدل واحسان کا قیام معاشرے میں توازن پیدا کرتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہم ہر حقدار کو اس کا پورا پورا حق دیں۔ عدالتی معاملات میں جملہ فریقوں کے ساتھ مساوی سلوک کریں۔ ملازموں کی بھرتی کرتے وقت اور طلبہ کو تعلیمی اداروں میں داخلہ دیتے وقت عدل وانصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں:

الف۔ قرآن مجید کی روشنی میں عدل و احسان کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

ب۔ عدل و انصاف کی اقسام کونسی ہیں؟ بیان کریں۔

ج۔ سیرتِ نبوی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی روشنی میں عدل و احسان کی اہمیت واضح کریں۔

سوال ۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ عدل کا مفہوم بیان کریں۔

ب۔ احسان سے کیا مراد ہے؟

ج۔ عدل و احسان کے بارے میں کوئی قرآنی آیت یا اس کا ترجمہ لکھیں۔

د۔ عدل و احسان کے بارے میں کوئی ایک حدیث تحریر کریں۔

ہ۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی سے عدل کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔

عدل سے متعلق حدیث:
آپؐ نے فرمایا: بے شک اللہ کے بندوں میں مرتبہ کے لحاظ سے افضل اللہ کے ہاں عادل اور نرم مزاج حکمران ہوگا۔ اور مرتبہ کے لحاظ سے سب سے کم اللہ کے ہاں ظالم اور سخت مزاج حکمران ہوگا۔

سوال ۳: ہر بیان کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ آپ مناسب ترین جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ احسان کے لغوی معنی ہیں:

i- سیدھا کرنا　　ii- کسی کام کو عمدہ طریقے سے کرنا
iii- برابر کرنا　　iv- توازن قائم کرنا

ب۔ عدل کی اقسام ہیں

i- دو　　ii- تین　　iii- چار　　iv- پانچ

ج۔ بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی بدلہ نہ لینا ________ کہلاتا ہے۔

i- عدل　　ii- احسان　　iii- نیکی　　iv- انصاف

د۔ قیامت کے دن عرش کے سائے میں کتنی اقسام کے لوگ ہوں گے۔

i- تین　　ii- پانچ　　iii- چھ　　iv- سات

سوال ۳: مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ جو شخص جس چیز کا مستحق ہو وہ اسے دے دینا ___عدل___ کہلاتا ہے۔

ب۔ بے شک اللہ تعالیٰ ___عدل و احسان___ کا حکم دیتا ہے۔

ج۔ عدل کرو کیونکہ یہ ___تقویٰ___ کے زیادہ قریب ہے۔

د۔ دستاویز لکھنے والا ___انصاف___ کے ساتھ لکھے۔

ہ۔ اگر ایک سے زائد بیویوں میں انصاف نہ کرنے کا خدشہ ہو تو ایک ___شادی/نکاح___ کرو۔

سرگرمی

i. عدل کو سمجھنے کے لیے ایک ترازو کا ماڈل بنائیں اور اسے کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔ اسی طرح چند پھل کاٹ کر ان کی منصفانہ تقسیم کریں اور احسان کر کے دکھائیں۔

ii. اپنے گھر میں موجود تمام افراد خصوصاً اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ کھانے، پینے اور استعمال کی چیزوں میں عدل و احسان کا مظاہرہ کریں۔

ہشتم عدل واحسان (ورک شیٹ) مضمون: اسلامیات

سوال ۱: خالی جگہ پُر کریں۔

۱ جو شخص جس چیز کا مستحق ہے وہ اُسے دے دینا ____ کہلاتا ہے۔
۲ احسان کے لغوی معنی "نیکی، اچھا سلوک اور ____ ہے۔
۳ اصطلاح میں کسی کو اس کے حق سے زیادہ دینا ____ کہلاتا ہے۔
۴ پوری کائنات ____ پر قائم ہے۔
۵ بے شک اللہ عدل واحسان کا ____ دیتا ہے۔ (آیت)
۶ اور احسان کرو بے شک اللہ تعالیٰ ____ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (آیت)
۷ عدل کو ____ بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے
۸ ایک کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کے ہر کام میں ____ پایا جائے۔
۹ آپؐ نے خود بھی عبادات میں ____ اختیار فرمائی اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کی
۱۰ اور دستاویز لکھنے والا ____ کے ساتھ لکھے۔ (آیت)
۱۱ ____ آدمیوں کو اللہ تعالیٰ میدان حشر میں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا۔
۱۲ عدل کرو کیونکہ یہ ____ کے زیادہ قریب ہے۔ (آیت)

سوال ۲ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱. عدل کے لغوی معنی بیان کریں۔

۲. احسان کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں۔

۳ عدل واحسان سے متعلق کوئی آیت باترجمہ لکھیں۔

۴ عدل واحسان سے متعلق کوئی حدیث تحریر کریں۔

۵ عدل واحسان سے متعلق آپؐ کی سیرت مبارکہ سے کوئی واقعہ لکھیے۔